بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ + عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

فون ۴۴۹

جلد ۳۸/۷۳ | بدھ ۱۹ شوال المکرم ۱۴۰۴ھ ہجری ۱۸ وفا ۱۳۶۳ ہش ۱۸ جولائی ۱۹۸۴ء | نمبر ۱۶۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبار احمدیہ

ربوہ: ۱۷ وفا/جولائی۔ حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

" عام طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے

احباب کرام خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحتِ کاملہ و عاجلہ سے نوازے اور برکتوں سے معمور طویل زندگی عطا فرمائے آمین

ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

خدا رحمت کا نشان تب دکھاتا ہے جب تمہاری مرضی اور خواہش اس کے تابع ہو

مصیبت کو دیکھ کر اور بھی قدم آگے رکھو یہ تمہاری ترقی کا ذریعہ ہے

اگر تم ایسا کرو گے تو وہ خدا ظاہر ہوگا جس نے مدت سے اپنا چہرہ چھپا لیا ہے

" واضح رہے کہ صرف زبان سے بیعت کا اقرار کرنا کچھ چیز نہیں ہے۔ جب تک دل کی عزیمت سے اس پر پورا پورا عمل نہ ہو۔ پس جو شخص میری تعلیم پر پورا پورا عمل کرتا ہے وہ اس میرے گھر میں داخل ہو جاتا ہے جس کی نسبت خدا تعالیٰ کے کلام میں یہ وعدہ ہے۔ " انی احافظ کل من فی الدار " یعنی ہر ایک جو تیرے گھر کی چار دیواری کے اندر ہے میں اس کو بچاؤں گا۔ اس جگہ یہ نہیں سمجھنا چاہیئے کہ وہی لوگ میرے گھر کے اندر ہیں جو میرے اس خاک و خشت کے گھر میں بود و باش رکھتے ہیں بلکہ وہ لوگ بھی جو میری پوری پوری پیروی کرتے ہیں میرے روحانی گھر میں داخل ہیں۔ پیروی کرنے کے لئے یہ باتیں ہیں میرے روحانی گھر میں داخل ہیں۔ پیروی کرنے کے لئے یہ باتیں ہیں کہ وہ یقین کریں کہ ان کا ایک قادر اور قیوم اور خالق الکل خدا ہے جو اپنی صفات میں ازلی ابدی اور غیر متغیر ہے۔ نہ وہ کسی کا بیٹا ہے نہ اس کا کوئی بیٹا۔ وہ دکھ اٹھانے اور صلیب پر چڑھنے اور مرنے سے پاک ہے وہ ایسا ہے کہ باوجود دور ہونے کے نزدیک ہے اور باوجود نزدیک ہونے کے وہ دور ہے اور باوجود ایک ہونے کے اس کی تجلیات الگ الگ ہیں۔ انسان کی طرف سے جب ایک نئے رنگ کی تبدیلی ظہور میں آوے تو اس کے لئے وہ ایک نیا خدا بن جاتا ہے۔ اور ایک نئی تجلی کے ساتھ اس سے معاملہ کرتا ہے۔ اور انسان بقدر اپنی تبدیلی کے خدا میں بھی تبدیلی دیکھتا ہے۔ مگر یہ نہیں کہ خدا میں کچھ تغیر آجاتا ہے بلکہ وہ ازل سے غیر متغیر اور کمال تام رکھتا ہے۔ لیکن انسانی تغیرات کے وقت جب نیکی کی طرف انسان کے تغیر ہوتے ہیں تو خدا بھی ایک نئی تجلی سے اس پر ظاہر ہوتا ہے اور ہر ایک ترقی یافتہ حالت کیوقت جو انسان سے ظہور میں آتی ہے خدا تعالیٰ کی قادرانہ تجلی بھی ایک ترقی کے ساتھ ظاہر ہوتی ہے۔ وہ خارق عادت قدرت اسی جگہ دکھلاتا ہے جہاں خارق عادت تبدیلی ظاہر ہوتی ہے۔ خوارق اور معجزات کی یہی جڑ ہے۔ یہ خدا ہے جو ہمارے سلسلہ کی شرط ہے اس پر ایمان لاؤ اور اپنے نفس پر اور اپنے آراموں پر اور اپنے کل تعلقات پر اس کو مقدم رکھو اور عملی طور پر بہادری کے ساتھ اس کی راہ میں صدق دکھلاؤ۔ دنیا اپنے اسباب اور اپنے عزیزوں پر اس کو مقدم نہیں رکھتی مگر تم اس کو مقدم رکھو تا تم آسمان پر اس کی جماعت لکھے جاؤ۔ رحمت کے نشان دکھلانا قدیم سے خدا کی عادت ہے مگر تم اس حالت میں اس سے حصہ لے سکتے ہو کہ تم میں اور اس میں کچھ جدائی نہ رہے اور تمہاری مرضی اس کی مرضی اور تمہاری خواہشیں اس کی خواہشیں ہو جائیں اور تمہارا سر ہر ایک وقت اور ہر ایک حالت مرادیابی اور نامرادی میں اس کے آستانہ پر پڑا رہے۔ (باقی صفحہ ۸ پر)

وفاقی شریعت کورٹ کے فل بنچ نے پٹیشن کی سماعت تیسرے روز بھی جاری رکھی

جناب مجیب الرحمٰن کی طرف سے دلائل کا سلسلہ جاری ہے

لاہور، ۱۷ جولائی۔ وفاقی شریعت کورٹ کیمپ آفس لاہور کے رجسٹرار کی طرف سے آج مندرجہ ذیل پریس ریلیز جاری کی گئی۔

" شریعت کورٹ کے فل بنچ نے جو مسٹر جسٹس آفتاب حسین چیف جسٹس، مسٹر جسٹس فخر عالم، مسٹر جسٹس چوہدری محمد صدیق، مسٹر جسٹس ملا ملک غلام علی اور مسٹر جسٹس مولانا عبدالقدوس قاسمی پر مشتمل ہے آج تیسرے روز بھی لاہور ہائی کورٹ کی عمارت میں شریعت پٹیشن ۴۲/۸۳ کی سماعت جاری رکھی۔

درخواست گزاروں میں سے ایک مسٹر مجیب الرحمٰن نے درخواست دہندگان کی طرف سے آج صبح ۹ بجے سے ۱۱ بجے تک اور ۱۱½ بجے سے ڈیڑھ بجے تک اپنے دلائل دیئے وہ جماعت احمدیہ کے بارہ میں صدارتی آرڈیننس کو اس بنیاد پر چیلنج کر رہے ہیں کہ یہ قرآن اور سنت کے خلاف ہے۔ وہ اپنے دلائل کل بھی جاری رکھیں گے۔

ڈاکٹر سید ریاض الحق گیلانی ایڈووکیٹ، حاجی غیاث محمد ایڈووکیٹ۔ مسٹر ایم بی زمان ایڈووکیٹ نے جن کی معاونت ڈاکٹر علامہ خالد محمود اور علامہ شریف جالندھری کر رہے تھے وفاقی حکومت کی طرف سے پیروی کی۔

کیس کی سماعت کے دوران نامور علماء کرام اور نمایاں وکلاء صاحبان بھی کمرۂ عدالت میں موجود تھے۔ عدالت سماعت کل بھی جاری رکھے گی۔"

وَاسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوۃِ

پبلشر: مسعود احمد، پرنٹر: سید عبدالحی، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقام اشاعت دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ، قیمت ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۱۹ شوال ۱۴۰۴ھ

۱۸ وفا ۱۳۶۳ ہش

اللہ تعالیٰ کے حضور دردناک گریہ وزاری کی اہمیت

اِس میں شک نہیں کہ گناہوں کے سیلاب سے بچنے اور نیکی کی راہوں پر قدم مارنے اور ایسے اعمال بجالانے کے لئے جن سے خدا راضی ہو خدا تعالیٰ کی ذات اور اس کی صفات کی کامل معرفت حاصل کرنا ضروری ہے۔ جہاں اس بات پر کامل یقین کہ خدا تعالیٰ شدید العقاب ہے انسان کو گناہوں کے ارتکاب سے باز رکھتا ہے وہاں اس کا عرفان کہ وہ غفور و رحیم بلکہ ارحم الراحمین ہے انسان کو نیکیاں بجالا کر خدا کی طرف دوڑنے اور اس کی جناب میں جھکنے کی ترغیب دلاتا ہے لیکن گناہوں سے ہمیشہ کے لئے محفوظ ہونے اور وصول الی اللہ میں دائمی طور پر ترقی کرنے کے لئے معرفتِ الٰہی کے بعد ایک اور چیز کی بھی ضرورت ہوتی ہے اور وہ ہے دعا۔ جب تک انسان متضرعانہ دعاؤں کے ذریعہ خدا تعالیٰ کے فضل کو جذب نہ کرے اس وقت تک محض معرفت انسان کو گناہوں سے دائمی نجات نہیں دلا سکتی۔

اِس حقیقت کو سیدنا حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے بہت ہی بصیرت افروز پیرایہ میں واضح فرمایا ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

"کامل طور پر پاک ہونے کے لئے صرف معرفت ہی کافی نہیں بلکہ اس کے ساتھ پُر درد دعاؤں کا سلسلہ جاری رہنا بھی ضروری ہے کیونکہ خدا تعالیٰ غنی بے نیاز ہے۔ اُس کے فیوض کو اپنی طرف کھینچنے کے لئے ایسی دعاؤں کی سخت ضرورت ہے جو گریہ اور بکا اور صدق و صفا اور دردِ دل سے پُر ہوں۔ تم دیکھتے ہو کہ بچہ شیر خوار اگرچہ اپنی ماں کو خوب شناخت کرتا ہے اور اس سے محبت بھی رکھتا ہے اور ماں بھی اُس سے محبت رکھتی ہے۔ مگر پھر بھی ماں کا دودھ اترنے کے لئے شیر خوار بچوں کا رونا بہت کچھ دخل رکھتا ہے۔ ایک طرف بچہ دردناک طور پر بھوک سے روتا ہے اور دوسری طرف اس کے رونے کا ماں کے دل پر اثر پڑتا ہے اور دودھ اُترتا ہے۔ پس اسی طرح خدا تعالیٰ کے سامنے ہر ایک طالب کو اپنی گریہ وزاری سے اپنی روحانی بھوک پیاس کا ثبوت دینا چاہیئے تا وہ روحانی دودھ اترے اور اسے سیراب کرے۔ غرض پاک و صاف ہونے کے لئے صرف معرفت کافی نہیں بلکہ بچوں کی طرح دردناک گریہ وزاری بھی ضروری ہے۔"

(براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۲۴)

اس کی وجہ اللہ تعالیٰ نے یہ بیان کی ہے کہ معرفتِ الٰہی سے انسان کو پاک ہونے میں مدد تو ملتی ہے اور اس کے لئے نیکی کی راہیں اختیار کرنا یقیناً آسان ہو جاتا ہے لیکن بایں ہمہ کوئی شخص بھی محض اپنی کوشش اور مجاہدہ کے بل پر پاک نہیں ہو سکتا۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ دعاؤں کے ذریعہ خدا تعالیٰ کے فضل کو جذب کرے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ جس کو چاہتا ہے پاک کرتا ہے اور وہ اسی کو پاک کرنے کا فیصلہ کرتا ہے جو مجاہدہ کے ساتھ ساتھ عاجزانہ اور متضرعانہ دعاؤں کے ذریعہ اس کے فضل کو جذب کرتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اپنی اس سنت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ مَا زَكٰى مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ اَبَدًا وَّلٰكِنَّ اللّٰهَ يُزَكِّيْ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝

(النور آیت ۲۲)

ترجمہ:۔ اگر اللہ تعالیٰ کا فضل اور رحم تم پر نہ ہوتا تو کبھی بھی تم میں سے کوئی پاک نہ ہوتا لیکن اللہ جس کو چاہتا ہے پاک بنا دیتا ہے اور اللہ بہت دعائیں سننے والا اور جاننے والا ہے۔

اس آیت سے ثابت ہے کہ پاک بننے کے لئے معرفتِ الٰہی اور مجاہدہ کے علاوہ دردمندانہ اور متضرعانہ دعاؤں کی بہت ضرورت ہوتی ہے کیونکہ اللہ کے فضل کو جذب کرنے کا اقرب طریق دعا ہی ہے۔ جب بندہ دردمندانہ دعاؤں کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتا ہے تب ہی اللہ تعالیٰ اسے گناہوں سے پاک کر کے نیکیاں بجالانے کی توفیق عطا فرماتا ہے۔ اسی لئے مجاہدہ کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور بچوں کی طرح دردناک گریہ وزاری بھی ازبس ضروری ہے۔

پیکرِ مہر و وفا و پیار بن

اے جواں حق کا علمبردار بن — خاک پائے احمدِ مختار بن
جادۂ حق پر سدا رہ گامزن — اولیاء اللہ کا پیروکار بن
حق تعالیٰ کی صفات و خُلق کا — تُو ہمیشہ آئینہ بردار بن
باغِ دیں کا اک حسیں غنچہ ہے تُو — نازشِ ہر بزم ہر گلزار بن
اسوۂ ختم الرسل کر اختیار
ان کے فیض و نور کا حقدار بن

اہلِ صدق و اتقا سے لَو لگا — خوش خصال و خوش بیاں خوددار بن
ہے تجھے گر رحمتِ حق کی طلب — ساقیٔ کوثر کا تُو مے خوار بن
حق پہ رہ ثابت قدم ہر حال میں — صبر کی اک آہنی دیوار بن
گالیاں سنکر دعائیں دے مدام — جو تجھے دکھ دے تو اس کا یار بن
خَلق ہے دنیا میں اللہ کا عیال (حدیث)
تو ہمیشہ اُن کا خدمتگار بن

کر حمایت مفلس و مظلوم کی — ان کا مونس اور یارِ غار بن
ہر کسی کا بن کے رہ حاجت برار — ہر کسی کا دلبر و دلدار بن
دشمنِ انسانیت کے واسطے — اک برہنہ تیغ جوہر دار بن
بے نواؤں بیکسوں کا ساتھ دے — غمزدوں کا ہمدم و غمخوار بن
سستی و غفلت سے یکسر دُور رہ
چُست و بیدار و سبک رفتار بن

عیب جوئی شیوۂ مومن نہیں — چشم پوش و مظہرِ ستار بن
اپنی قسمت زورِ بازو سے جگا — اور کسی پر بھی نہ اصلا بار بن
وقف کر دے زندگی حق کے لئے — راہِ حق میں ہو فدا سردار بن
جُزو ہے ایمان کا حُبِّ وطن — اس کا تو ہر لمحہ خدمتگار بن (رضی اللہ عنہ)

"صحبتِ صالح ترا صالح کند"
صالحین و اتقیا کا یار بن

(محمد صدیق امرتسری سابق مربی مغربی افریقہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سب سے پہلے عربی زبان کے اُمّ الالسنہ ہونے کا دعویٰ کس نے کیا

محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر، امیر ضلع فیصل آباد:

— قسط ۲ —

نظریہ ہشتم۔ جو حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کا ہے

بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے ۱۸۹۵ء میں کتاب منن الرحمٰن عربی زبان میں لکھی جس میں زبان کے آغاز، عربی زبان کے الہامی زبان ہونے اور دُنیا کی تمام زبانوں کا منبع و ماخذ ہونے کا ذکر فرمایا۔ مغربی محققین کے خیالات کا ذب و دفاع، سنسکرت کی بے بضاعتی اور عربی زبان کے خداداد کمالات پر مفصل بحث فرمائی اور دنیا کے سامنے بڑی تحدّی کے ساتھ یہ دعویٰ مع دلائل و براہین پیش کیا کہ دنیا کی ہر زبان عربی سے نکلی ہے اور دراصل عربی کی ہی بگڑی ہوئی شکل ہے۔ اور اس بگاڑ کے متعلق کتاب مذکورہ میں وہ اصول و قواعد بھی بتائے گئے۔ جن کے ذریعہ سے زبانوں کا عربی الاصل ہونا پایۂ ثبوت پہنچ جائے۔

جلسہ اعظم مذاہب ۱۸۹۶ء میں بمقام لاہور آپ نے علیٰ رؤس الاشہاد یہ اعلان کیا بلکہ اس بارے میں تمام دنیا کو انعامی چیلنج بھی دیا آپ نے عربی کے اُمّ الالسنہ ہونے کی بنیاد قرآن حکیم، احادیث نبویہ، اپنے الہام اور تاریخی مشاہدات پر رکھی۔ غرضیکہ ایک بڑی صداقت جو ابتداء سے پردۂ اخفاء میں تھی۔ کھل کر دُنیا کے سامنے آگئی اور اسلام کی حقانیت کے لیے ایک نئی دلیل بڑی آب و تاب کیساتھ جلوہ گر ہوئی۔ ع معمہ کھل گیا روشن ہوئی بات۔

؎ اے مذہب از حقیقت رُو متاب
آفتاب آمد دلیل آفتاب

ذیل میں مندرجہ بالا اُمور کے متعلق حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تحریرات کے کچھ حصے پیش کیے جاتے ہیں۔ تفصیل کے لیے اور عربی زبان کے کمالات کے متعلق حضور کی کتاب منن الرحمٰن دیکھنی چاہیئے۔

ا۔ القرآن هو اُمّ الكتب الاولىٰ، والعربية اُمّ الالسنة من الله الاعلىٰ واما الباقية من اللغات، فهي لها كالبنين والبنات۔

یعنی قرآن ہی تمام کتابوں کی ماں ہے اور ایسا ہی عربی زبان تمام زبانوں کی ماں اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ اور باقی زبانیں اس کے بیٹے بیٹیوں کی طرح ہیں۔ (منن الرحمٰن ص۴۰)

ب۔ فالّذي خلق الانسان من نفسٍ واحدة كيف تُعزىٰ اليه كثرة غير مرتبة، ولغات متفرّقة غير منتظمة، الا تعلم انّه راعى الوحدة في كلّ كثرة، واشار اليه في صحف مطهرة وكتاب امام العارفين۔

یعنی جس خدا نے انسان کو نفسِ واحدہ سے پیدا کیا اس کی طرف کیونکر ایک ایسی کثرت منسوب کی جائے۔ جو غیر مرتب ہے۔ اور کیونکر ایسی زبانیں (اس کیطرف منسوب کی جائیں) جو متفرق اور غیر منتظم ہیں کیا تجھے معلوم نہیں کہ اس نے ہر ایک کثرت میں وحدت کی رعایت رکھی ہے۔ اور اپنی کتاب میں جو عارفوں کی امام ہے اس کی طرف اشارہ کیا ہے۔ (منن الرحمٰن ص۶۹)

ولا يتمّ التوحيد الا بعد هٰذه العقيدة اور توحید بجز اس عقیدے کے پوری نہیں ہو سکتی۔ (منن الرحمٰن ص۵۲)

ج۔ جلسہ اعظم مذاہب ۱۸۹۶ء میں آپ نے اعلان فرمایا کہ:۔

"ہم منن الرحمٰن میں ثابت کر چکے ہیں کہ عربی کے الفاظ وہ الفاظ ہیں جو خدا کے منہ سے نکلے ہیں اور دنیا میں فقط یہی ایک زبان ہے جو خدائے قدوس کی زبان اور قدیم اور تمام علوم کا سرچشمہ، اور تمام زبانوں کی ماں، اور خدا کی وحی کا پہلا تخت گاہ اس لیے کہ تمام عربی خدا کا کلام تھا۔ پھر وہی کلام دُنیا میں اُترا۔ اور دُنیا نے اس سے اپنی بولیاں بنائیں اور آخری تخت گاہ خدا کا اسلیے لغتِ عربی ٹھیری کہ آخری کتاب خدا تعالیٰ کی جو قرآن شریف ہے عربی میں نازل ہوئی۔"

د۔ عربی کا اُمّ الالسنہ ہونا اس حد تک ہمہ گیر ہے کہ "ليس لفظ عندهم الا من هذه اللهجة" یعنی غیر زبانوں میں بجز اس زبان کے ایک لفظ بھی نہیں۔ (منن الرحمٰن ص۶۶)

ھ۔ وحاصل ما كتبنا في هٰذه المقدمة ان العربية ام الالسنة وحي الله ذي المجد والعزة، وغيرها كرشٍ من هٰذه المطرة القاشرة، وما لها سبد ولا لبد الّا من هٰذه اللهجة۔

اور جو کچھ ہم نے اس مقدمہ میں لکھا ہے اس کا ماحصل یہ ہے کہ عربی اُمّ الالسنہ ہے۔ اور خدا تعالیٰ کی وحی ہے جو صاحب مجد و عزت ہے۔ اور دوسری زبانیں اس بزرگ مینہ سے چند قطرے ہیں۔ اور ان کا قلیل و کثیر تمام اسی زبان (عربی) میں سے ہے۔ (منن الرحمٰن)

و۔ فان كنتم لا تومنون بهبراعة العربية وغرازتها، ولا تقرون بعظمة جمازتها فاروني في لسانكم كمالات مثل كمالاتها، ومفردات كمفرداتها ومركبات كمركباتها ان كنتم صادقين۔

پس اگر تم عربی کی بزرگی اور ارجمندی پر ایمان نہیں لاتے اور اس کی تیز رَو اونٹنی کے تم قائل نہیں ہوتے تو تم اس کے کمالات کا نمونہ اپنی زبان میں مجھے دکھاؤ۔ اور اس کے مفردات کے مقابل پر مفردات اور مرکبات کے مقابل پر مرکبات اور معارف اور نکات کے مقابل پر معارف مجھ کو دکھلاؤ اگر تم سچے ہو۔ (منن الرحمٰن ص۹۴)

ز۔ وان كنتم تنهضون للمقابلة، فاني مجيزكم خمسة آلافٍ من الدراهم المروّجة، بعد ان تكملوا شرائط هٰذه الدعوة ويشهد حكمان بالحلف عند الشهادة، ليتم حجّتي عند النحارير، ولا يبقى نزحة المعاذير، وهٰذا عليّ غرامة لو كنت من الكاذبين، فقوموا لاُخذ هٰذه الصلة، او لحماية لغاتكم الناقصة، ان كنتم حامين واجمعوا عين شريطتي ان تشاؤن ان كنتم ترتابون او تخافون، واني اقبل كلّما تطلبون، واكتب كلّما تستملئون وابضع في كلّ ما تسئلون ولعلّكم تطمئنون بها ولعلّكم تستيقنون، وافعل كلّما تأمرون لو اُمرتم منصفين، وما اُريد ان اشق عليكم وما كنت من المتزعين ستجدوني انشاء الله من المقسطين"

یعنی اگر تم مقابلہ کے لیے اٹھتے ہو تو میں تم کو بطور انعام پانچ ہزار روپیہ دوں گا۔ بشرطیکہ تم موافق شرائط جواب دو۔ اور دو ثالث حلفاً گواہی دیں تا عقلمندوں کے نزدیک میری حجت پوری ہو جائے اور کسی عذر کی کوئی گنجائش نہ رہے۔ اور یہ میرے پر تاوان ہے۔ اگر میں کاذب ہوں۔ پس اس انعام کے لینے کے لیے کھڑے ہو جاؤ۔ اور اپنی ناقص زبانوں کی حمایت کے لیے کچھ ہمت کرو اور میری شرط کا روپیہ جہاں چاہو جمع کرا لو اگر تمہیں شک یا خوف ہو۔ اور جو تم طلب کرو۔ میں سب قبول کروں گا۔ اور جو کچھ لکھواؤ گے میں لکھوں گا اور جو تم پوچھو گے میں اس کا شافی جواب دوں گا تا کہ تم مطمئن ہو جاؤ۔ اور تا کہ تم یقین کرو۔ اور جو کچھ تم کہو میں کروں گا۔ بشرطیکہ تم انصاف کے ساتھ حکم کرو۔ اور میں نہیں چاہتا کہ تم پر کچھ مشقت ڈالوں اور میں ان میں سے نہیں جو بدی کے ساتھ کسی پر دوڑ پڑتے ہیں۔ اور مجھ کو انشاء اللہ انصاف پسند پاؤ گے۔ (منن الرحمٰن ص۹۵)

ح۔ ظاہر ہے کہ مندرجہ بالا تحدّی سے زیادہ زوردار تحدّی ممکن نہیں۔ یہ حق الیقین اور تحدّی اس لیے ہے کہ یہ صداقت قرآن شریف کی متعدّد آیات میں مذکور ہے۔ لیکن متقدمین کی نظروں سے اوجھل رہی ؎

جَمِيعُ الْعِلْمِ فِي الْقُرْآنِ لٰكن
تَقَاصَرَ عَنْهُ اَفْهَامُ الرِّجَالِ

اب اپنے وقت پر آکر یہ صداقت عالم آشکار ہو گئی۔ اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سے بھی حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے اُمّ الالسنہ کا نظریہ اخذ کیا ہے فرماتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"ثم من لطائف الایماء ان خاتم الانبیاء جعل نفسہ شریک آدم فی تعلم الاسماء کما اخرج الدیلمی فی حدیث الطین والماء ففکر فی ما قال خاتم النبیین مثلت لی امتی فی الماء والطین وعلمت الاسماء کما علم آدم الاسماء فانظر الی ما اشار فخر المرسلین۔

ترجمہ:۔ پھر ایک لطیف اشارہ یہ ہے کہ خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے آپ کو اسماء کے سکھائے جانے میں آدمؑ کا شریک ٹھہرایا ہے جیسا کہ دیلمی نے حدیث طین اور ماء میں روایت کی ہے۔ پس اس قول میں فکر کر جو خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ میری اُمت میرے لیے پانی اور مٹی میں متمثل کی گئی۔ اور مجھے نام سکھائے گئے پس اس امر میں فکر کر جس کی طرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ فرمایا۔"

(دیکھو منن الرحمٰن صفحہ ۷۱-۷۲)

اسی طرح ایک اور حدیث سے بھی آپؑ نے یہ استنباط کیا ہے۔

ط۔ قرآن حکیم کی جن آیات سے بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے عربی کے اُمّ الالسنہ ہونے کے بارے میں استدلال واستنباط کیا ہے۔ وہ آیات ذیل میں درج کی جاتی ہیں۔ تفصیل کے لیے آپ کی کتاب منن الرحمٰن مطبوعہ ۱۸۹۵ء دیکھنی چاہیئے۔

۱۔ وَعَلَّمَ آدَمَ الْاَسْمَآءَ کُلَّھَا (صفحہ ۶۷)

۲۔ وَمِنْ اٰیٰتِہٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافُ اَلْسِنَتِکُمْ وَاَلْوَانِکُمْ اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّلْعٰلِمِیْنَ ۝ (صفحہ ۱۸-۷۱)

۳۔ اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ۝ خَلَقَ الْاِنْسَانَ عَلَّمَہُ الْبَیَانَ ۝ اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ ۝ صفحہ ۲۷ تا صفحہ ۴۴

۴۔ اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیْ بِبَکَّۃَ مُبٰرَکًا وَّھُدًی لِّلْعٰلَمِیْنَ (صفحہ ۸۹)

۵۔ وَاِذْ بَوَّاْنَا لِاِبْرٰھِیْمَ مَکَانَ الْبَیْتِ۔ (صفحہ ۸۹)

۶۔ لِتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰی وَمَنْ حَوْلَھَا۔ (صفحہ ۳۹)

۷۔ نَذِیْرًا لِّلْعٰلَمِیْنَ (صفحہ ۶۳)

ان آیات کی روشنی میں آپ نے عربی کے اُمّ الالسنہ ہونے پر قاطع دلائل دیئے ہیں۔

ک۔ علاوہ ازیں مندرجہ بالا چیلنج جو حضور نے دیا کو دیا۔ وہ الہامِ الٰہی کے ماتحت ہے فرماتے ہیں:۔

وَمَا کَتَبْتُ مِنْ عِنْدِیْ وَاَلْھَمَنِیْ رَبِّیْ وَاَیَّدَنِیْ فِیْ اَمْرِیْ وَتَاقَتْ نَفْسِیْ اِلٰی اَنْ اَفُضَّ خَتْمَ ھٰذَا السِّرِّ وَاُرِیَ الْخَلْقَ مَا اَرَانِیْ ذُوالْفَضْلِ وَالنَّصْرِ وَاِنَّہٗ ذُوالْفَضْلِ الْمُبِیْنِ۔

ترجمہ:۔ اور میں نے اپنی طرف سے نہیں لکھا (یعنی وہ چیلنج جو اوپر درج کیا جا چکا ہے) بلکہ میرے خدا نے مجھے الہام کیا اور میرے امر میں میری تائید کی۔ پس میرے نفس نے خواہش کی۔ کہ میں اس بھید کی مہر کھولوں اور لوگوں کو وہ معارف دکھلاؤں جو خدا نے مجھ کو دکھلائے وہ صاحبِ فضلِ مبین ہے (صفحہ ۹۶)

پس چیلنج مذکور کی بنیاد قرآن وحدیث کے غوامض ومعارف ہیں اور نیز وحی الٰہی ہے اور یہ تینوں باتیں مل کر اس قرآنی صداقت کو کہ عربی زبان دنیا کی ہر ایک زبان کا منبع ہے عالم آشکار کرتے ہیں اور ہمیشہ کرتے رہیں گے۔

عظیم دعویٰ کا شاندار ثبوت

حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے فرمایا ہے:۔

لیس لفظ عندھم الا من ھٰذہ اللھجۃ۔ (منن الرحمٰن صفحہ ۶۶)

کہ دنیا کی زبانوں کا ہر لفظ عربی زبان سے تعلق رکھتا ہے۔

ا۔ مندرجہ بالا کلیہ دنیا کی تمام زبانوں پر حاوی ہے اور حاوی رہے گا۔ کیونکہ قرآن حکیم کا بیان کردہ یہ اصول کہ

وَاخْتِلَافُ اَلْسِنَتِکُمْ وَاَلْوَانِکُمْ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّلْعٰلِمِیْنَ

ایک دائمی صداقت ہے۔ جو ہر زمانے میں ہر زبان پر منطبق رہے گا۔

ب:۔ زبانیں عربی سے نکلیں، بگڑیں اور مسخ ہوئیں۔ لیکن یہ بگاڑ مشیتِ الٰہی کے ماتحت معین اور مقررہ اُصول کے مطابق ہوا ہے اور یہ مقررہ اُصول منن الرحمٰن میں منضبط ہیں۔ علاوہ ازیں علم اللسان کی روشنی میں بھی مسلّمہ ہیں۔ اور دائم وقائم ہیں۔ خاکسار نے اپنی کتب محولہ بالا میں ان اصول کو ترتیب دیا ہے۔

ج:۔ لیس لفظ عندھم الا من ھٰذہ اللھجۃ۔

ایک ایسا عالمگیر اصول ہے جو ایک محقق کے لیے ہر زمانے میں مشعلِ ہدایت رہے گا۔ اور اس کے سمندِ تحقیق کی رفتار کو تیز تر کرتا رہے گا۔ حسبِ منطوق اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّلْعٰلِمِیْنَ۔

د۔ بے شک زبانوں میں ایک حصہ الفاظ کا ایسا ہے۔ جو اپنے اصل عربی مادے سے بگڑ کر قلب ماہیت اختیار کر چکا ہے۔ لیکن یہ حصہ الفاظ کا کثیر کے مقابلے میں نہایت قلیل ہے۔ اور ناقابلِ لحاظ ہے چنانچہ حضور فرماتے ہیں:۔

بَیْدَ اَنَّھَا اُخْرِجَتْ مِنَ الْمَنَازِلِ الْمُقَرَّرَۃِ، وَبُعِدَتْ مِنَ الْاَوْطَانِ الْمَوْرُوْثَۃِ وَبُوْعِدَتْ مِنَ الْاَتْرَابِ، وَھِیْلَ عَلَیْھَا الزَّوَائِدُ کَھِیْلِ التُّرَابِ، وَاُخْفِیَتْ کَالْمَیْتَیْنِ، بَلْ دُفِنَتْ کَالْمَوْؤُدِ، فَمَا مَادَھَا اَحَدٌ کَالْوَدُوْدِ۔

یعنی ہاں اتنا ہے کہ وہ الفاظ اپنے منازل مقررہ سے نکالے گئے اور اپنے موروثی وطنوں سے دُور کیے گئے اور اپنے ہم عمروں سے الگ کیے گئے۔ اور ان پر زوائد ڈالے گئے جیسا کہ مٹی ڈالی جاتی ہے۔ اور مُردوں کی طرح وہ چھپائے گئے۔ پس کسی نے دوست کی طرح ان کو کھانا نہ کھلایا۔

(منن الرحمٰن صفحہ ۹۱-۹۲)

سینکڑوں مثالوں میں سے یہاں پر ایک مثال ایسے کایا پلٹ بگاڑ کی پیش کی جاتی ہے سنسکرت کا لفظ LUHA بمعنی سرخ ہے۔ اس سے پہلے یہ لفظ UHA تھا۔ (گویا را بدل گئی لام میں) اس سے پیشتر یہ لفظ RUDDHA تھا (RUHA میں دال گر گئی اور دال کو گرانے کا قاعدہ مسلّمہ ہے) اور RUDDH ورد بمعنی سرخ ہے۔ اور انگریزی RED ہے اور ظاہر ہے کہ تغیر در تغیر ہو کر عربی رُوٹ کا لیت یا زندہ در گور ہو گیا۔

اس قسم کی مزید مثالیں بھی دی جا سکتی ہیں۔ اور ظاہر ہے کہ تغیر کی درمیانی کڑیاں اگر معلوم ہوں تو عربی مادے تک سراغرسانی ہو سکتی ہے۔ لفظ LUHA کی درمیانی کڑیاں جو اوپر درج ہوئیں۔ علماءِ سنسکرت کے مسلّمات سے ہیں۔

ھ:۔ بعض الفاظ ایسے ہوتے ہیں۔ جو کسی تلمیح، استعارہ یا کسی اور خصوصیت پر مبنی ہوتے ہیں۔ ایسے الفاظ میں جانوروں، درختوں، ملکوں کے نام، بعض صنعت وحرفت کی اصطلاحیں، بولی ٹھولی کے الفاظ، غلط العام الفاظ اسمائے علم شامل ہیں۔ جن کی بناء اکثر معلوم نہیں ہوتی۔ اس لیے وہ بھی کالمیت شمار ہوں گے۔ البتہ اگر ان کی بناء متعین ہو سکے تو ان کا عربی ماخذ بھی قائم ہو سکے گا۔

و:۔ علاوہ ازیں یہ بات بھی نظر انداز نہیں ہو سکتی جو ابنِ فارس نے بیان کی ہے کہ ساری زبان عربی ہم تک نہیں پہنچی۔ اور امام شافعیؒ کی یہ تصریح بھی قابلِ لحاظ ہے کہ عربی زبان وسیع ترین زبان ہے۔ اور سوائے نبی کے کوئی اور شخص اس کا احاطہ نہیں کر سکتا۔ (مزہر صفحہ ۷۵)

اس لحاظ سے یہ بات خارج از امکان نہیں ہے۔ کہ شاذ کے طور پر چند الفاظ ایسے ہوں جو دراصل عربی ہوں۔ مگر اب تک ہماری رسائی ان تک نہ ہوئی ہو۔

مندرجہ بالا استثنائیں النادر کالمعدوم ہیں۔ اور لیس لفظ عندھم الا من ھٰذہ اللھجۃ کے کلیہ پر اثر انداز نہیں ہو سکتیں کیونکہ استثناء اُصول کا اثبات کیا کرتی ہے نہ کہ اس کی نفی۔

ز:۔ پس اصول مندرجہ عنوان کے پیش نظر ہر زبان کا عربی الاصل ہونا لازمی ہے میکسملر (۱۸۲۳-۱۹۰۰ء) کا یہ قول بڑا معنی خیز ہے کہ جس طرح کوئی شخص اس کائنات میں ایک نئے ذرّے کا بھی اضافہ نہیں کر سکتا اسی طرح کوئی شخص زبان کا نیا مادہ بنانے پر بھی قادر نہیں ہے۔

اس لیے جب ساری زبانیں عربی سے نکلی ہیں۔ تو ہر زبان کے مادے کا عربی الاصل ہونا ضروری ہے۔

ح یہاں یہ ذکر کر دینا بھی خالی از فائدہ نہ ہوگا کہ منن الرحمٰن کی روشنی میں گزشتہ تیئیس ۲۳ سال کی شبانہ روز محنت سے بہ توفیقِ الٰہی خاکسار نے مندرجہ ذیل چوالیس (۴۴) زبانوں کا عربی الاصل ہونا بپایۂ تکمیل پہنچایا ہے۔

ایشیا:۔ جاپانی، چینی، انڈونیشی۔ تبتی پالی۔ نیپالی۔ سنسکرت، آرین۔ روٹ، ہندی پنجابی، گجراتی، مرہٹی۔ تامل، تلیگو۔ فارسی۔

افریقہ:۔ سمیرین۔ اکاڈین۔ قدیم مصری زبان یوگنڈا۔ سواحلی، اٹیسو، رن بن کور، یوروبا ہوسا۔ بنتو، سمالی۔ تارا ہمارا۔

یورپ وامریکہ:۔ انگریزی۔ ویلش، روسی سویڈش۔ ڈچ۔ پولش، جرمن، فرینچ سپینش، یونانی۔ لاطینی۔ اطالوی۔ ذیک پرتگالی۔ سردی۔ اسپرنٹو۔ ٹرکش۔

یہ سرمایہ تقریباً ایک لاکھ الفاظ پر مشتمل ہے اور لیس لفظ عندھم الا من ھٰذہ اللھجۃ کا اصول ان پر راست راست بلا کم وکاست صادق آتا ہے۔

فالحمد للہ علیٰ ذٰلک

مندرجہ بالا زبانوں میں سے جاپانی، تبتی آرین۔ روٹ۔ لاطینی۔ اطالوی۔ یونانی سویڈش۔ ڈچ اور انگریزی۔ یہ تو زبانیں شائع ہو چکی ہیں اور باقی زبانوں کے متعلق

غریبِ شہر سخنہائے گفتنی دارد

اس تحقیق کے متعلق پاکستان ٹائمز ۲۸ر مارچ ۱۹۶۴ء کے فاضل تبصرہ نگار نے مفصل تبصرہ

(باقی صفحہ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی

پاکیزہ سیرت کے مطہر واقعات

مکرم مبارک احمد صاحب شرما۔ ایم اے۔ بی ایڈ

سیدنا حضرت فضل عمر نور اللہ مرقدہٗ بیان فرماتے ہیں:۔

"مجھے سب سے زیادہ ایک بوڑھے شخص (سردار جھنڈا سنگھ آنجہانی) کی شہادت پسند آیا کرتی ہے جو آپ (حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ) کا بچپن کا واقف ہے۔ وہ آپ کا ذکر کر کے بے اختیار رو پڑتا ہے سنایا کرتا ہے کہ ہم کبھی آپ کے پاس آکر بیٹھتے تو آپ ہمیں کہتے کہ جاکر میرے والد صاحب سے سفارش کرو کہ وہ مجھے خدا اور دین کی خدمت کرنے دیں اور دنیوی کاموں سے معاف رکھیں۔ پھر وہ شخص یہ کہہ کر رو پڑتا کہ وہ تو پیدائش ہی سے ولی تھے"

حضرت مولانا شیر علی صاحب مرحوم کی روایت ہے کہ:۔

"میرا ایک کلاس فیلو تھا جس کا نام محمد عظیم ہے

وہ

مجھ سے بیان کرتا تھا کہ میرا بھائی کہا کرتا تھا کہ ایام جوانی میں جب مرزا صاحب کبھی کبھی امرتسر آتے تھے تو میں ان کو دیکھتا تھا کہ وہ پادریوں کے خلاف بڑا جوش رکھتے تھے۔ اس زمانہ میں عیسائی پادری بازاروں وغیرہ میں عیسائیت کا وعظ کیا کرتے تھے اور (دین حق) کے خلاف زہر اگلتے تھے مرزا صاحب ان کو دیکھ کر جوش سے بھر جاتے اور ان کا مقابلہ کرتے تھے۔"

(سیرۃ حصہ اول صفحہ ۳۵۴)

حضرت منشی ظفر احمد صاحب، مرحوم کپورتھلوی نے بیان فرمایا کہ:۔

"ایک دفعہ حضور کے پاس ایک آریہ آگیا جو ایم اے تھا۔ اس نے کوئی اعتراض ..... کیا۔ حضرت صاحب نے ڈاکٹر صادق علی صاحب ڈاکٹر صاحب کپورتھلہ کے رئیس اور علماء میں شمار ہوتے تھے) سے فرمایا۔ آپ ان سے ذرا گفتگو کریں تو میں مہندی لگوالوں۔ ڈاکٹر صاحب جواب دینے لگے، مگر اس آریہ نے جو جوابی تقریر کی تو ڈاکٹر صاحب خاموش ہو گئے۔ حضرت صاحب نے یہ دیکھ کر فوراً مہندی لگوانی چھوڑ دی اور اسے جواب دینا شروع کیا اور قریباً وہی تقریر کی جو ڈاکٹر صاحب نے کی تھی مگر اس تقریر کو ایسے رنگ میں بیان فرمایا کہ وہ آریہ حضور کے آگے سجدہ میں گر پڑا۔ حضور نے ہاتھ سے اسے اٹھایا۔ پھر وہ دونوں ہاتھوں سے سلام کر کے پچھلے پیروں ہٹتا ہوا واپس چلا گیا۔"

(سیرت حصہ چہارم صفحہ ۱۰۳۳)

سیدنا حضرت فضل عمر نور اللہ مرقدہٗ فرماتے ہیں:۔

"یہاں (قادیان) سے جنوب کی طرف ایک گاؤں ہے کاہلواں اس کا نام ہے۔ وہاں کا ایک سکھ مجھے اکثر ملنے کے لئے آیا کرتا تھا۔ اسے (حضرت اقدس) سے ایسی محبت تھی کہ باوجود سکھ ہونے کے (حضور) کی قبر پر جاکر سلام کیا کرتا۔ دعا کا طریق ان میں نہیں (یہ سکھ ایک دفعہ) کہنے لگا۔ ہمارا آپ کے خاندان سے پرانا تعلق ہے میرا باپ بھی آپ کے دادا کے پاس آیا کرتا تھا۔ ایک دفعہ جب وہ آیا تو میں اور میرا ایک بھائی ساتھ تھا اس وقت ہم چھوٹی عمر کے تھے۔ آپ کے دادا صاحب افسوس سے میرے باپ سے کہنے لگے۔ مجھے بڑا صدمہ ہے۔ اب میری موت کا وقت قریب ہے میں اپنے اس لڑکے (حضرت اقدس) کو بہت سمجھاتا ہوں کہ کوئی کام کرے مگر یہ کچھ نہیں کرتا۔ کیا میرے مرنے کے بعد اپنے بھائی کے ٹکڑوں پر پڑا رہے گا۔ پھر کہنے لگے۔ لڑکے لڑکوں کی بات مان لیتے ہیں تم جاکر اسے سمجھاؤ اور پوچھو کہ اس کی کیا مرضی ہے۔ ہم دونوں بھائی گئے (دوسرے بھائی کو تو میں نے نہیں دیکھا وہ پہلے فوت ہو چکا ہے مگر جس نے بیان کیا وہ مجھ سے ملتا رہتا ہے) اس نے بتایا کہ ہم آپ کے والد (حضرت اقدس) کے پاس گئے اور جاکر کہا کہ آپ کے باپ کو شکوہ ہے کہ آپ کوئی کام نہیں کرتے۔ آپ کا کیا ارادہ ہے۔ (حضرت اقدس) نے یہ بات سن کر فرمایا کہ بڑے مرزا صاحب خواہ مخواہ فکر کرتے ہیں، میں نے جس کا نوکر ہونا تھا ہو چکا ہوں اس پر آپ کے دادا صاحب نے کہا اگر وہ یہ کہتا ہے تو ٹھیک کہتا ہے۔"

(الفضل ۲۰ جنوری ۱۹۳۵ء، الحکم ۲۱ مئی ۱۹۴۳ء)

حضرت مولوی شیر علی صاحب نے بیان کیا کہ:۔

"ایک دفعہ لالہ ملاوامل نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ مرزا صاحب (حضرت اقدس) نے مجھے ایک صندوقچی کھول کر دکھائی جس میں ایک کتاب کا مسودہ رکھا ہوا تھا اور آپ نے مجھ سے کہا کہ ہمارا مال سب یہی ہے" (یہ مسودہ براہین احمدیہ کا تھا)

(سیرۃ حصہ اول صفحہ ۱۲۴)

شیخ عبدالحق صاحب ساکن وڈالہ بانگر تحصیل وضلع گورداسپور نے بیان کیا کہ:۔

"ایک دفعہ حضور (حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ) نے شاہ لطف اللہ شاہ صاحب ساکن رتڑ چھتر طبے فرمایا۔" شاہ صاحب جب انسان دنیا کو چھوڑتا ہے اور مولا کریم کی طرف اس کی توجہ مبذول ہو جاتی ہے تو وہ آگے آگے دوڑتا ہے اور دنیا اس کے پیچھے پیچھے دوڑتی ہے۔ لیکن جب انسان خدا سے منہ موڑ لیتا ہے اور دنیا کے پیچھے پڑتا ہے تو اس وقت دنیا آگے آگے دوڑتی ہے اور وہ پیچھے پیچھے جاتا ہے"

(سیرت حصہ سوم صفحہ ۱۷۷)

حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد نور اللہ مرقدہٗ نے بیان فرمایا کہ:۔

"حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی بعثت سے پہلے کا واقعہ ہے کہ خاندانی جائیداد کے متعلق ایک مقدمہ تھا ..... جیسا کہ دنیا داروں کا قاعدہ ہے کہ جب زمین وغیرہ کے متعلق کوئی مقدمہ ہو اور وہ اپنا حق اس پر سمجھتے ہوں تو اس کے حاصل کرنے کے لئے جھوٹی سچی گواہیاں مہیا کرتے ہیں ..... (فریق ثانی) نے یہ امر پیش کر دیا کہ ہمیں کسی دلیل کی ضرورت نہیں۔ ان کے چھوٹے بھائی (حضرت اقدس) کو بلا کر گواہی لی جائے اور جو وہ کہہ دیں ہمیں منظور ہوگا چنانچہ (حضرت اقدس) بطور گواہ عدالت میں پیش ہوئے۔ اور جب آپ سے پوچھا گیا کہ کیا آپ ان لوگوں کو اس راستہ سے آتے جاتے اور اس پر بیٹھتے عرصہ سے دیکھ رہے ہیں تو آپ نے فرمایا کہ ہاں! اس پر عدالت نے ان کے حق میں فیصلہ دیدیا۔ آپ کے بڑے بھائی صاحب نے اسے اپنی ذلت محسوس کیا اور بہت ناراض ہوئے۔ مگر آپ نے فرمایا۔ جب واقعہ یہ ہے تو میں انکار کس طرح کر سکتا تھا۔"

(الفضل جلد ۲۴ صفحہ ۹، الحکم ۲۱ مئی ۱۹۴۳ء)

"ایک دفعہ ایک عیسائی منشی عبدالحق صاحب قادیان آئے۔ حضرت (اقدس) نے ان سے مخاطب ہو کر فرمایا:۔

آپ ہمارے مہمان ہیں اور مہمان وہی آرام پا سکتا ہے جو بے تکلف ہو پس آپ کو جس چیز کی ضرورت ہو مجھے بلا تکلف کہہ دیں۔ پھر جماعت کو مخاطب کر کے فرمایا کہ دیکھو یہ ہمارے مہمان ہیں اور تم میں سے ہر ایک کو مناسب ہے کہ ان سے پورے اخلاق سے پیش آوے اور کوشش کرتا رہے کہ ان کو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کسی قسم کی تکلیف نہ ہو۔"
(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۱۱۳)

حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی تحریر فرماتے ہیں:۔

"آپ (حضرت اقدس) ایک مرتبہ ایک ناطہ کے مقدمہ میں کمیشن مقرر کئے گئے۔ میراں بخش نام ایک مغل آپ کے ساتھ تحقیقات کے لئے موقعہ پر گیا۔ حضرت مرزا صاحب نے سواری کا گھوڑا اور اس کے لئے دانہ بھی لے لیا اور اپنی روٹی بھی ساتھ ہی لے لی۔۔۔۔۔۔ جب موقعہ پر پہنچے تو فریقین نے ہر طرح آپ کی مدارات کی کوشش کی۔۔۔۔۔۔۔ مگر حضرت مرزا صاحب نے کہا کہ میں کھانے کے واسطے روٹی ساتھ لایا ہوں اور میرے گھوڑے کے لئے دانہ بھی موجود ہے۔ مجھے صحیح صحیح واقعات مقدمہ کے بتا دو اور کچھ ضرورت نہیں۔ میراں بخش کہتا تھا کہ میں نے اس عورت کو جس کی لڑکی کے ناطہ کا مقدمہ تھا الگ جا کر کہہ دیا کہ اس نے تو کسی کے گھر کا پانی بھی نہیں پینا۔۔۔۔۔۔۔ مجھ کو تم ایک روپیہ دے دو وہ یہ بھی کہتا تھا کہ حضرت صاحب نے راستہ ہی میں مجھ کو منع کر دیا تھا کہ وہاں کسی سے کچھ مت لینا۔ مگر میں نے چپکے سے ایک روپیہ لے لیا۔

حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی نے بیان کیا کہ:۔

"ایک دفعہ میراں بخش سودائی نے آتے ہوئے حضرت اقدس کا نام لے کر آواز دی کہ "اوئے غلام احمد" آپ اسی وقت کھڑے ہو گئے اور فرمایا "جی" اس نے کہا "او سلام نے آکھیا کر" آپ نے فرمایا "السلام علیکم" اس نے کہا "معاملہ ادا کر" حضور نے جیب میں سے رومال نکال کر جس میں چونی یا اٹھنی بندھی ہوئی تھی کھول کر اسے دے دی۔ وہ خوش ہو کر گھوڑیاں گانے لگا۔"

(سیرت حصہ سوم صفحہ ۸۰۵)

محترمہ صفیہ بیگم صاحبہ بنت مولوی عبدالقادر صاحب مرحوم لدھیانوی نے بیان کیا کہ:۔

"ایک دفعہ ایک سوالی دریچے کے نیچے کرتہ مانگتا تھا۔ حضرت صاحب نے اپنا کرتہ اتار کر دریچہ سے فقیر کو دے دیا۔ والد صاحب مرحوم نے (جو اس وقت وہاں موجود تھے) فرمایا کہ اللہ اللہ کیسی فیاضی فرما رہے ہیں۔"

(سیرت حصہ چہارم صفحہ ۱۴۱)

محترمہ سکینہ بیگم صاحبہ اہلیہ ماسٹر احمد حسین صاحب فرید آبادی نے بیان کیا کہ

"ایک دفعہ مجھے ماسٹر صاحب نے سنایا کہ سردی کا موسم تھا۔ ڈاکیہ خط لایا اور کہنے لگا حضور مجھے سردی لگتی ہے آپ مجھے اپنا کوٹ دیں۔ تو حضور اسی وقت اندر گئے اور دو گرم کوٹ لے آئے اور کہنے لگے جو پسند ہے لے لو۔ اس نے کہا مجھے دونوں پسند ہیں تو حضور نے دونوں ہی دیدیئے۔"

(سیرت حصہ چہارم صفحہ ۱۶۳۲)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نور اللہ مرقدہٗ نے ایک بار حضرت اماں جان کی خدمت میں عرض کیا کہ کیا آپ (حضرت اقدس) صدقہ دینے میں احمدی غیر احمدی کا لحاظ رکھتے تھے؟ آپ نے فرمایا "نہیں" بلکہ ہر حاجت مند کو دیتے تھے (اس زمانہ میں ایسے احمدی حاجت مند بھی کم ہی ہوتے تھے)

(سیرت حصہ اول صفحہ ۴۹)

ایک غیر از جماعت دوست آپ (حضرت اقدس) کی جوانی کے ایام کے بارے میں بیان کرتے ہیں۔ کہ جب آپ (قبل از بعثت) سیالکوٹ میں سرکاری ملازم تھے تو یہ بات حق ہے کہ آپ ایک متقی و پرہیزگار بزرگ تھے۔

حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی نے بیان کیا کہ:۔

"دو شخص منی پور آسام سے قادیان آئے اور مہمان خانہ میں آکر انہوں نے خادمان مہمان خانہ سے کہا کہ ہمارے بستر اتارے جائیں اور سامان لایا جائے۔ چارپائی بچھائی جائے خادمان نے کہا کہ آپ اپنا سامان اتروائیں چارپائیاں بھی مل جائیں گی۔ دونوں مہمان اس بات پر رنجیدہ ہو گئے۔۔۔۔۔۔ حضور اقدس کو اس واقعہ کا علم ہوا تو نہایت جلدی سے ایسی حالت میں کہ جوتا پہننا بھی مشکل ہو گیا حضور ان کے پیچھے نہایت تیز قدم چل پڑے۔ نہر کے قریب پہنچ کر ان کا یکہ مل گیا اور حضور کو آتا دیکھ کر وہ یکہ سے اتر پڑے حضور نے انہیں واپس ہونے کے لئے فرمایا اور فرمایا کہ آپ کے واپس ہونے کا مجھے بہت درد پہنچا چنانچہ وہ واپس آئے۔ حضور نے یکہ میں سوار ہونے کے لئے انہیں فرمایا اور فرمایا کہ میں ساتھ چلتا ہوں۔ مگر وہ شرمندہ ہوئے اور سوار نہ ہوئے۔ اس کے بعد مہمان خانہ میں پہنچے حضور نے خود ان کے بستر اتارنے کے لئے ہاتھ بڑھایا مگر خدام نے اتار لئے۔ حضور نے اسی وقت دو نواری پلنگ منگوائے اور ان پر ان کے بستر کروا دیئے ان سے پوچھا کہ آپ کیا کھائیں گے اور خود ہی فرمایا کہ اس طرف تو چاول کھائے جاتے ہیں اور رات کو دودھ کے لئے پوچھا۔ غرض کہ ان کی تمام ضروریات اپنے سامنے پیش فرمائیں اور جب تک کھانا آیا وہیں کھڑے رہے اس کے بعد حضور نے فرمایا کہ ایک شخص جو اتنی دور سے آتا ہے راستہ کی تکالیف اور صعوبتیں برداشت کرتا ہے یہاں پہنچ کر سمجھتا ہے کہ اب میں منزل پر پہنچ گیا ہوں اگر یہاں آکر بھی اس کی یہی تکلیف ہو تو یقیناً اس کی دل شکنی ہوگی ہمارے دوستوں کو اس کا خیال رکھنا چاہیئے۔۔۔۔۔۔"

(سیرت حصہ چہارم صفحہ ۱۰۷۱)

حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی مرحوم نے بیان کیا کہ:۔

"ایک دفعہ کرنل الطاف علی خاں صاحب نے مجھ سے کہا کہ میں حضرت صاحب سے تخلیہ میں ملنا چاہتا ہوں۔ کرنل صاحب کوٹ پتلون پہنے اور داڑھی مونچھ منڈوائے ہوئے تھے میں نے کہا آپ اندر چلے جائیں باہر سے ہم کسی کو نہ آنے دیں گے۔ چنانچہ کرنل صاحب اندر چلے گئے اور آدھ گھنٹے کے قریب حضرت صاحب کے پاس تخلیہ میں رہے کرنل صاحب جب باہر آئے۔ تو چشم پُر آب تھے۔ میں نے ان سے پوچھا آپ نے کیا باتیں کیں جو ایسی حالت ہے وہ کہنے لگے کہ جب میں اندر گیا تو حضرت صاحب اپنے خیال میں بوریئے پر بیٹھے ہوئے تھے حالانکہ بوریہ پر صرف اپنا گھٹنا ہی تھا اور باقی حصہ زمین پر تھا میں نے کہا حضور زمین پر بیٹھے ہیں اور حضور نے یہ سمجھا کہ غالباً میں (کرنل صاحب) بوریئے پر بیٹھنا پسند نہیں کرتا۔ اس لئے حضور نے اپنا صافہ بوریئے پر بچھا دیا کہ آپ یہاں بیٹھیں۔ یہ حالت دیکھ کر میرے آنسو نکل پڑے اور میں نے عرض کی کہ اگرچہ میں ولایت میں عیسائی مذہب اختیار کر چکا ہوں مگر اتنا بے ایمان نہیں ہوں کہ حضور کے صافے پر بیٹھ جاؤں حضور فرمانے لگے کہ کچھ مضائقہ نہیں آپ بلا تکلف بیٹھ جائیں مگر میں صافے کو ہاتھ سے ہٹا کر بوریہ پر بیٹھ گیا۔"

حضرت مرزا عزیز احمد صاحب ایم۔ اے نے بیان کیا کہ:۔

"۱۹۰۷ء میں کالج کے طلباء نے انگریز پروفیسران کے خلاف ایک سٹرائیک کی جس میں میں بھی شامل ہو گیا۔ مگر دوسرے احمدی طلباء مولوی محمد دین صاحب صوفی غلام محمد صاحب اس میں شامل نہ ہوئے اس بناء پر حضرت اقدس نے مجھے جماعت سے خارج کر دیا۔ میں تو خاموش رہا مگر حضرت والد صاحب نے مجھے خود ایک معافی نامہ تحریر کر کے بھیجا اور لکھا کہ میں اس کی نقل کر کے اور اوپر دستخط کر کے فوراً بلا تاخیر حضرت اقدس کی خدمت میں ارسال کر دوں چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا۔ جس پر میری معافی کا اعلان ہو گیا۔

(الفضل جلد ۳۰ صفحہ ۲۴۵)

میاں امام الدین صاحب سیکھوانی مرحوم نے بیان کیا کہ:۔

"بہت ابتدائی زمانہ کا ذکر ہے کہ مولوی غلام علی صاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ بندوبست ضلع گورداسپور مرزا نظام الدین صاحب کے مکان میں آکر ٹھہرے ہوئے تھے ان کو شکار دیکھنے کا شوق تھا۔ وہ مرزا نظام الدین صاحب کے مکان سے باہر نکلے اور ان کے ساتھ چند کس سانسی بھی جنہوں نے کتے پکڑے ہوئے تھے نکلے۔ مولوی غلام علی صاحب نے شاید حضرت صاحب کو پہلے سے اطلاع دی ہوئی تھی یا حضرت صاحب خود ان کی دلداری کے لئے باہر آگئے بہر حال اس وقت حضرت صاحب بھی باہر تشریف لے آئے اور آپ آگے آگے چل پڑے اور ہم پیچھے پیچھے جا رہے تھے۔۔۔۔ چلتے چلتے پہاڑی دروازہ پر چلے گئے۔ وہاں ایک مکان سے سانسیوں نے ایک بلے کو چھیڑ کر نکالا۔ یہ بلا شاید جنگلی تھا جو وہاں چھپا ہوا تھا جب وہ بلا مکان سے باہر بھاگا تو تمام کتے اس کو پکڑنے کے لئے دوڑے یہاں تک کہ اس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بلے کو انہوں نے چیر پھاڑ کر رکھ دیا۔ یہ حالت دیکھ کر حضرت صاحب چپ چاپ واپس اپنے مکان کو چلے آئے اور کسی کو خبر نہ کی۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ صدمہ دیکھ کر آپ نے برداشت نہ کی اور واپس آ گئے۔"

(سیرت حصہ سوم صفحہ ۹۳۴)

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں حضرت اقدس کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

درخواستہائے دعا

- میری دادی جان محترمہ سردار بی بی صاحبہ آف گھٹیالیاں بیمار ہیں۔
(فرید احمد خالد۔ ناصر آباد ربوہ)
- خاکسار ۲ ماہ سے ہائی بلڈ پریشر سے بیمار ہے۔ (متقی محمد حسین کراچی)
- مکرم بشیر احمد (فرنیچر مارٹ) کی والدہ بیمار ہیں۔
(اویس احمد وحید دارالعلوم غربی ربوہ)
- مکرم ملک حمید اللہ خان صاحب کی والدہ بعارضہ قلب بیمار ہیں اور لاہور میں علاج ہو رہا ہے۔
(ملک عبدالرحیم دارالصدر شرقی ربوہ)

احباب ان سب کے لئے دعا کریں۔

تحریک جدید کے دفتر دوم کے مجاہدین کو محبوب امام کی نصیحت

"اس دفتر کو بھی میں یہی نصیحت کرتا ہوں کہ جو دوست فوت ہو چکے ہیں دفتر دوم کی آئندہ نسلیں ان کے نام کو زندہ رکھنے کی خاطر یہ عہد کریں کہ کوئی فوت شدہ اس لسٹ سے غائب نہ ہونے دیا جائے گا اور ان کی قربانیاں جاری رہیں گی تاکہ ہمیشہ ہمیش کے لئے اللہ کے نزدیک وہ فعال شکل میں زندہ نظر آئیں۔"

(وکیل المال اوّل)

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کا انٹرویو ۲۷ اگست کو ہوگا

امسال جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے واقفین زندگی طلباء کا تحریری ٹسٹ انشاء اللہ ۲۷ اگست۔ طبی معائنہ ۲۸ اگست اور انٹرویو ۲۹ اگست ۱۹۸۴ء کو ہوگا۔ لیکن داخلہ کے لئے درخواستوں کے موصول ہونے کی آخری تاریخ ۳۱ جولائی ۱۹۸۴ء مقرر کی گئی ہے۔

اس لئے جو طلباء زندگی وقف کر کے اس سال جامعہ احمدیہ میں داخل ہونا چاہتے ہیں۔ وہ ۳۱ جولائی ۱۹۸۴ء سے پہلے اپنی درخواستیں مقامی جماعت کے امیر یا صدر صاحب کی معرفت وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ کو بھجوا دیں۔ جنہوں نے پہلے درخواستیں دی ہوئی ہیں وہ فوری طور پر اپنے نتیجہ امتحان کی اطلاع دیں۔

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے تعلیم کم از کم میٹرک سیکنڈ ڈویژن (۴۵ فیصد نمبر ہونا ضروری ہے)

ایف۔ اے۔ بی۔ اے اور ایم۔ اے پاس نوجوان بھی داخل کئے جاتے ہیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

(بقیہ صفحہ ۴)

کے بعد لکھا:

"جو فارمولے مصنف نے دریافت کیے ہیں۔ ان کی وضاحت برجستہ اور مؤثر مثالوں کے ذریعہ سے بخوبی کی گئی ہے۔ کتاب کا مطالعہ نہایت دلکش ہے۔ اور اس کا ہر صفحہ حیرت انگیز ہے۔ اس کتاب کی تالیف دو امور پر مبنی ہے یعنی لمبے عرصہ تک بڑی بڑی زبانوں کا موازنہ کرنا اور علم اللسان کی کتابوں کا گہرا مطالعہ اور جو بات بظاہر ناممکن نظر آتی تھی۔ اس کتاب کے ذریعہ سے آسان اور کب حسابی صداقت ہو گئی ہے۔"

اسی طرح مجلہ صحیفہ نے ایک مفصل تبصرہ لکھا اور درج کیا ہے:۔

"زیر نظر کتاب مصنف کی بیس سال کی محنت کا ثمر ہے۔ اس کتاب کی صورت میں مصنف نے لسانیات کے شعبے میں ایک ایسا صحیح اور محکم نظریہ پیش کیا ہے جس سے السنۂ عالم کے اوّلین ماخذ کے متعلق اختلاف ختم ہو جانے چاہئیں۔" (باقی)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

مکرم قریشی محمد ابراہیم صاحب کی وفات

رحیم یار خاں کی جماعت کے ایک معمر بزرگ مکرم قریشی محمد ابراہیم صاحب مورخہ ۶ جون کو وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

مکرم قریشی صاحب مرحوم و مغفور نے بڑے اخلاص اور وفاداری سے زندگی گذاری آپ کو آئمہ جماعت احمدیہ اور نظام جماعت سے بڑی محبت تھی۔ مربیان سلسلہ سے نہایت شفقت اور احترام سے پیش آتے تھے۔ بڑے مہمان نواز تھے۔ قول و فعل میں ہمیشہ راستبازی کو اپنائے رکھا۔ مختلف مواقع پر اللہ تعالیٰ کی راہ میں اٹھائی ہوئی تکالیف کا بڑے ہی شکر سے ذکر فرماتے اپنے بچوں کو بھی ہمیشہ اطاعت نظام اور دین کی خاطر ایثار و قربانی کرنے کی تلقین فرماتے۔ خاکسار نے کافی عرصہ رحیم یار خاں میں بطور مربی گذارا ہے۔

ان کی جماعتی وابستگی اور باہمی یگانگت کے جذبات کی وجہ سے ہمیشہ اُن سے اُنس رہا جب بھی ملنے کو گیا بڑے پیار سے ملے۔

قریشی صاحب نے اپنے لواحقین میں پانچ بیٹوں اور تین بیٹیوں کے علاوہ متعدد پوتے۔ پوتیاں نواسے نواسیاں اور ان کی اولاد چھوڑی ہے۔

احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ مکرم قریشی صاحب مرحوم کے لئے دعا کریں کہ خداوند کریم ان کی مغفرت فرمائے عالم اُخروی میں روحانی نعمتوں سے نوازے اور ان کی اولاد کو بھی ان کے نیک اعمال کی وارث بنائے۔ آمین۔

(آغا سیف اللہ حال مینیجر الفضل)

درخواستہائے دعا

(۱) مکرم چوہدری عنایت اللہ گورایہ صاحب نے اپنی پوتی عزیزہ روبینہ حبیب کی بیماری سے صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست کی ہے اور مبلغ -/۵۰ روپے بطور شکرانہ تحریک جدید کو بھجواتے ہوئے قارئین سے دعا کی درخواست کی ہے۔ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو اپنے فضل سے جلد از جلد صحت کامل عطا فرمائے اور ہر آن اپنی حفظ و امان میں رکھے۔

(۲) محترم کرنل محمد سعید صاحب (حال کینیڈا) نے اپنے صاحبزادے عزیزم زبیر احمد صاحب کی طرف سے امتحان میں کامیابی اور طویل علالت کے بعد صحت یابی کی خوشی میں مبلغ -/۱۰۰۰ روپے بطور شکرانہ ارسال فرماتے ہوئے قارئین کرام سے دعا کی درخواست کی ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے آئندہ صحت و عافیت سے رکھے۔ ہر پریشانی سے محفوظ رکھے اور ان کو مزید کامرانیوں سے نوازے۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

سی کام میں داخلہ

کامرس کالج سرگودھا میں سی۔ کام کے لئے داخلے جاری ہیں۔ فارم جمع کرانے کی آخری تاریخ ۲۸ جولائی ہے۔ پراسپیکٹس کالج سے پانچ روپے دے کر حاصل کئے جا سکتے ہیں مزید تفصیلات کے لئے درج ذیل پتہ پر رابطہ قائم کریں۔

(۱) سعادت علی مکان نمبر ۱۰/۷ محلہ دارالصدر غربی حلقہ لطیف ربوہ

(۲) مسعود احمد عارف ۳/۱۱ دارالرحمت غربی۔ ربوہ

دُعائے مغفرت

"خاکسار کا نواسہ عزیزم ریاض احمد ولد چوہدری محمد اقبال صاحب جو چوہدری محمد نواز صاحب آف جھنگ صدر کا پوتا تھا۔ بعمر ۵½ سال ۲۷ جون کی صبح ۹ بجے میو ہسپتال لاہور میں بعارضہ کینسر وفات پا گیا ہے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اسی دن جنازہ بذریعہ ایمبولینس ربوہ لایا گیا۔ نماز جنازہ گولبازار میں بعد نماز عصر مولانا محمد اسماعیل صاحب منیر نے پڑھائی اور قبر تیار ہونے پر مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اوّل تحریک جدید نے دعا کرائی۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور غمزدہ والدین اور تمام اہل خانہ کو صبر جمیل عطا فرمائے۔"

(محمد شفیق دارالرحمت شرقی ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"ارشاداتِ عالیہ" (صفحہ اوّل سے آگے)

تا جو چاہے سو کرے۔ اگر تم ایسا کرو گے تو تم میں وہ خدا ظاہر ہو گا جس نے مدّت سے اپنا چہرہ چھپا لیا ہے۔ کیا کوئی تم میں سے ہے جو اس پر عمل کرے اور اس کی رضا کا طالب ہو جائے اور اس کی قضا و قدر پر ناراض نہ ہو۔ سو تم مصیبت کو دیکھ کر اور بھی قدم آگے رکھو کہ یہ تمہاری ترقی کا ذریعہ ہے۔"

(کشتیٔ نوح صفحہ ۱۵-۱۸)

مالی قربانی اخلاص کے مطابق پھل لاتی ہے

سیدنا حضرت فضل عمر فرماتے ہیں:-

"مومن کی قربانی اس بیج کی طرح ہوتی ہے جو کہ پھولتا پھلتا اور بار بار پھل لاتا ہے اگر ایک شخص اخلاص کے ساتھ "تحریک جدید" میں حصہ لیتا ہے تو اس کا نتیجہ یہ ہونا چاہیئے کہ آئندہ سال اسے پہلے سے زیادہ قربانی کی توفیق ملے۔"

اللہ تعالیٰ ہم سب کو نئے تقاضوں کے پیش نظر بڑھ چڑھ کر قربانی پیش کرنے کی توفیق دے۔ (آمین)

(وکیل اعلیٰ اوّل)

تقویٰ:-

حضرت اقدس فرماتے ہیں:-

"تقویٰ کے بہت سے اجزاء ہیں۔ عجب، خود پسندی، مال حرام سے پرہیز اور بداخلاقی سے بچنا بھی تقویٰ ہے جو شخص اچھے اخلاق ظاہر کرتا ہے اس کے دشمن بھی دوست ہو جاتے ہیں۔" (ملفوظات جلد ۱ صفحہ ۷۷)

امراء اضلاع جماعت احمدیہ توجہ فرمائیں

ایک بار پھر بطور یاددہانی آپ کی خدمت میں درخواست کی جاتی ہے کہ میٹرک کے امتحان کا نتیجہ نکل چکا ہے۔ لیکن گذشتہ سال ۱۹۸۳ء کی نسبت اس سال ابھی تک بہت کم درخواستیں جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے موصول ہوئی ہیں اور ان میں سے بھی بعض کی طرف سے نتیجہ میٹرک کی اطلاع دفتر ہذا کو نہیں ملی۔

گذشتہ سال ۱۹۸۳ء میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۵۵ پاکستانی طالب علم جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے منتخب ہوئے تھے۔ ہر سال سلسلہ کی ضرورت کے پیش نظر اس سال اس سے زیادہ داخل ہونے چاہئیں۔ اللہ تعالیٰ جماعت کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

قبل ازیں جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے درخواستوں کے موصول ہونے کی آخری تاریخ ۳۰ جون مقرر کی گئی تھی لیکن اب اس میں ۳۱ر جولائی ۱۹۸۴ء تک توسیع کر دی گئی ہے۔ تاکہ آپ اس بارہ میں مزید تحریک اور کوشش فرما سکیں۔

امید ہے آپ ازراہ مہربانی اپنے حلقہ کے میٹرک، ایف۔ اے، بی۔ اے اور ایم۔ اے پاس ذہین ہونہار دین کی خدمت کا شغف رکھنے والے مخلص نوجوانوں میں وقف زندگی اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کی تحریک کی طرف خصوصی توجہ فرما کر ممنون فرمائیں گے۔

اور اپنے حلقہ سے زیادہ سے زیادہ طلباء کو جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے بھجوانے کی کوشش فرما کر عنداللہ ماجور ہوں گے۔

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے انٹرویو انشاء اللہ ۲۷ر اگست ۱۹۸۴ء کو ہو گا۔ لیکن درخواستیں مقامی جماعت کے امیر یا صدر کی وساطت سے ۳۱ر جولائی ۱۹۸۴ء تک وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ میں پہنچ جانی چاہئیں۔

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے اصولاً امیدوار کی عمر ۱۷ سال یا اس سے کم اور تعلیم کم از کم میٹرک سیکنڈ ڈویژن (۴۵ فیصد) ہونا ضروری ہے۔ ایف۔ اے، بی۔ اے اور ایم۔ اے پاس کے لئے عمر اس سے زیادہ بھی ہو سکتی ہے۔

دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے فضل سے سلسلہ کی مقبول خدمت کی توفیق ہمیشہ عطا فرماتا رہے اور ہم سب کی حقیر کوششوں میں برکت ڈالے۔

(وکیل الدیوان)

راولپنڈی کے احباب متوجہ ہوں!

راولپنڈی کے وہ احباب جو الفضل دفتر سے براہ راست بذریعہ ڈاک منگواتے ہیں ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ براہ کرم تا اطلاع ثانی اپنے پرچے قرزانہ لائبریری صدر بازار یا تھی چوک راولپنڈی سے حاصل کریں۔ اس سلسلہ میں اگر کوئی شکایت ہو تو دفتر الفضل سے رابطہ قائم کریں۔

(منیجر الفضل ربوہ)

الفضل کی توسیع اشاعت کیلئے درخواست

امراء کرام اور محترم مربیان و معلمین سلسلہ، قائدین خدام الاحمدیہ، زعماء انصار اللہ اور صدر صاحبات لجنہ اماء اللہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ "الفضل" کی توسیع اشاعت میں بھرپور تعاون فرمائیں۔ احباب جماعت کو توجہ دلائیں کہ الفضل نہ صرف ہمارا جماعتی آرگن ہے بلکہ ہمارے گھروں کے لئے ایک دینی معلم بھی ہے۔

ہم سب کا فرض ہے کہ اسے خود بھی پڑھیں اور دوسرے احمدی بھائیوں کو بھی اس کے خریدار بننے اور پڑھنے کی طرف توجہ دلائیں۔ اس طریق سے اپنے دینی علوم میں اضافہ کے علاوہ ہم اپنے پیارے امام کی دعاؤں کے مستحق بنیں گے۔

خدا تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق دے۔ آمین!

(منیجر الفضل)

احباب مطلع رہیں

خاکسار نے آر ایم صاحب سب تحصیل ربوہ کی عدالت کے احاطہ میں عرائض نویسی اور رجسٹریوں کی تحریر کا کام شروع کیا ہے۔ احباب کرام اور ڈیلر صاحبان خاکسار سے تعاون فرما کر اور خاکسار کو خدمت کا موقعہ دے کر مشکور فرما دیں! خاکسار

اللہ داد خان علوی کوالیفائیڈ اور لائسنسدار عرائض نویس درجہ اول

انشاء اللہ تعالیٰ
حضرت حکیم نظام جان کے
فرزند و جانشین
حکیم عبدالحمید صاحب اعوان
مشہور دواخانہ بالمقابل ایوان محمود ربوہ
میں ۲۶، ۲۷ جولائی ۱۹۸۴ء کو مطب میں حاضر ہوں گے۔
جمعرات ۳ بجے دوپہر تا ۶ بجے شام
جمعہ صبح ۸ تا ۱۲ بجے دوپہر
منیجر مشہور دواخانہ ربوہ

fly the British way
We'll take more care of you.
INFORMATION OFFICE
British airways
PHONE : 493
AL-MAHMUD
AQSA ROAD, RABWAH.